سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

صبر کی اہمیت

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم امابعد ! فاعوذبالله من الشیطٰن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرة:۱۵۳)

''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو بلاشبہ حق تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔''

عن صهيب رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجبا لامر المؤمن ان امره كله خير وليس ذلك لاحد الا للمومن ان اصابته سراء شكر فكان خيراً له وان اصابته ضراء صبر فكان خيراً له (رواه مسلم)

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن بندہ کا معاملہ بھی عجیب ہے، ہر معاملہ اور ہر حال میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے، اگر اسے خوشی اور راحت پہنچے تو وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اور اگر اسے کوئی دکھ اور رنج پہنچتا ہے تو اس پر صبر کرتا ہے اور یہ صبر بھی اس کے لئے خیر ہی ہے۔''

بہترین تحفہ

معزز سامعین ! اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی میں بہت زیادہ چیزیں مقرر فرمائی ہیں، جن کو ہر انسان کسی نہ کسی طرح سے استعمال کررہا ہے، اور ان ہی سہولیات وضروریات کے بناء پر ترقی کرتا ہوا، اپنی منزل کی طرف گامزن رہتا ہے، ہر انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے چین وسکون کا خواہش مند ہے کہ اس کی زندگی ہمہ تن راحت وآرام چین وسکون میں گزرے، اس کو کسی بھی قسم کی تکلیف نہ پہنچے اور اسی خواہش کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے وہ دن رات محنت کرتا ہے، اور ہر وہ کام کرتا ہے جس سے اس کو چین وسکون ملے۔ مگر دوسری طرف رب العالمین کا ازلی فیصلہ سامنے آجاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح سے انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے اور اس انسان پر کوئی غم، حادثہ، پریشانی یا کوئی اور رنج والم وغیرہ غیر متوقع امر پیش آتا ہے، جس کی وجہ سے انسان راحت وآرام، چین وسکون سے محروم ہوجاتا ہے، اب ان پریشانیوں

کا حل بھی اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے اور اس موقع پر رب کی طرف سے عظیم تحفہ صبر عطا کیا گیا۔ اور اسی صبر کی دولت سے مالا مال ہو کر انسان دنیا میں مصیبت و پریشانی کو راحت و خوشی میں تبدیل کر کے آخرت میں بھی رب العالمین کی طرف سے انعام کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

صبر کا معنی و مقام

محترم سامعین! صبر کیا چیز ہے؟ تو حضرت ذوالنون مصریؒ جو ایک بہت بلند پایہ اولیا میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ صبر یہ ہے کہ احکام الٰہیہ کی مخالفت سے دور ہونا، مصیبت و رنج والم سہتے ہوئے پرسکون رہنا، اور فقیری کی حالت میں مالداری ظاہر کرنے کا نام ہے، قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں صبر کے تین شعبے ذکر کئے گئے ہیں۔

۱) اپنے نفس کو ناجائز اور حرام کاموں سے روکنا

۲) اپنے نفس کو اطاعت خداوندی پر مجبور کرنا

۳) مصائب اور تکالیف پر صبر کرنا

قرآن مجید میں کئی مقامات پر مختلف انداز میں صبر کی تلقین اور اس کی فضیلت ذکر کی گئی ہے چنانچہ صبر کرنے والوں کے اجر و ثواب کے بارے میں ارشاد ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (الزمر: ١٠)

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر دے گا۔

یعنی صبر کا بدلہ دیتے وقت کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ لامتناہی اجر کا وعدہ فرمایا۔ اسی طرح دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (الانفال: ٤٦)

''صبر کرو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''

استعانت کا ذریعہ

ایک دوسری جگہ مومنین کو مدد مانگنے کا طریقہ سمجھایا کہ جب کوئی کام سخت پیش آجائے تو اللہ تعالیٰ سے دو چیزوں کے ذریعے مدد مانگو۔

اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (البقرة: ١٥٣)

''صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''

اس آیت مبارکہ پر اگر ہم غور کریں تو صبر کی اہمیت مزید اجاگر ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ مدد مانگنے

کے لئے دو چیزوں کا ذکر فرما کر صرف صبر کو اپنی معیت کا ذریعہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ہے، یہاں مقصود نماز کی فضیلت کو کم کرنا نہیں ہے بلکہ نماز کی اہمیت وفضیلت تو مسلم ہے اس کے ساتھ صبر بھی بڑی فضیلت رکھتا ہے۔

حالات حاضرہ اور صبر

محترم حضرات! ہم اگر آج اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم تحفہ صبر کے دامن کو اپنا لیں تو آخرت کے ساتھ ساتھ ہماری دنیا بھی بہترین ہوگی ،آج معاشرے میں ہر طرف فتنہ وفساد برپا ہے، کوئی علاقہ ،شہر، گاؤں، محلّہ اور گھر ایسا نہیں جس میں پریشانی، لڑائی جھگڑا نہ ہو، حتی کہ ماں باپ، بیٹا بیٹی، شوہر بیوی ہر ایک کسی نہ کسی صورت ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان ہے، معمولی اور چھوٹی سے بات پر بڑے بڑے جھگڑے فساد اور کبھی کبھی بات قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے ،روزانہ اخبارات میں یہی خبریں موجود ہوتی ہیں کہ بچوں کی لڑائی میں بڑے کود پڑے اور اتنے آدمی قتل ہوگئے، اسی طرح میاں بیوی کے درمیان معمولی بات پر تکرار شروع ہوجاتی ہے اور بات طلاق پر ختم ہوجاتی ہے۔ برسوں کا رشتہ صرف ایک لفظ پر ختم ہوجاتا ہے، اگر ہم ان تمام فتنہ وفساد کی بنیاد پر غور کریں تو معلوم ہوجائے گا کہ صبر نہ کرنے کی وجہ سے ہم یہ سب نقصان اٹھا رہے ہیں، جب بھی کوئی جھگڑا یا تکرار شروع ہوجائے اور ایک فریق بھی صبر کا دامن تھام لے تو مسئلہ خود بخود حل ہوجائے گا۔

رفع درجات کا ذریعہ

معزز سامعین! انسانی زندگی میں روز اول سے ہی یہی ترتیب چلی آرہی ہے کہ کبھی خوشی اور کبھی غم، کبھی راحت کبھی مصیبت، کبھی مالداری تو کبھی مسکینی۔ اسی طرح کبھی صحت تو کبھی بیماری یہ تمام احوال اللہ تعالیٰ انسان کو آزمانے اور پرکھنے کے لئے کرتا ہے کہ میرا بندہ خوشی کی حالت میں میرا شکریہ ادا کرتا ہے یا نہیں اور غم کی صورت میں صبر کرتا ہے یا نہیں؟ دونوں حالتیں مومن کے لئے رفع درجات کا سبب ہیں خوشی میں شکر ادا کیا تو اعلیٰ درجات اور دکھ وغم میں صبر کیا تو اعلیٰ درجات حاصل ہوتے ہیں، مومن کو اس دنیا میں جو بھی پریشانی آتی ہے خواہ وہ پریشانی بڑی اور ناقابل برداشت ہو یا چھوٹی ہو بہرصورت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر وثواب ملتا ہے۔

کلمہ استرجاع کی فضیلت

سیدہ عائشہؓ نے ایک مرتبہ دیکھا کہ چراغ جل رہا ہے، اسی دوران ہوا کے جھونکے نے چراغ گل کردیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون تو حضرت عائشہؓ نے بڑی حیرانگی

سے پوچھا کہ یہ آیت تو بڑی مصیبت اور غم کے موقع پر پڑھی جاتی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چراغ کا گل ہونا بھی مصیبت ہے جو اس پر بھی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اجر دیں گے۔

آج اگر ہم اس حدیث مبارکہ پر غور کر کے اس پر عمل کریں تو ہمارے لئے کتنی بڑی سعادت اور اجر وثواب کا باعث ہوگا۔ آج کے دور میں جب بجلی چلی جاتی ہے تو ہم کتنی عجیب وغریب اور نازیبا الفاظ منہ سے نکالتے ہیں اور ان الفاظ کی جگہ یہی کلمات انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھیں تو اجر وثواب بھی مل جائے اور قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دنیا میں بھی عطا فرما دیں۔

صبر کے شعبے

بہرحال صبر وہ عظیم دولت ہے جو مومن کو مصیبت اور غم میں بھی تسلی اور سکون کا سامان مہیا کرتی ہے، لیکن صبر صرف اس چیز کا نام نہیں کہ بندہ کو کوئی صدمہ یا غم پہنچے اور وہ صبر کرے، بلکہ صبر کے تین شعبے میں نے آپ حضرات کے سامنے ذکر کئے ہیں جن میں پہلا شعبہ اپنے نفس کو ناجائز اور حرام کاموں سے روکنا ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ نفس کی خواہشات کو چھوڑ دینا اور چونکہ جب نفس کی خواہش پوری نہ ہوگی تو طبیعت پر بڑا شاق گزرے گا، اس پر صبر کرنا، چنانچہ اگر نفس حرام مال کا تقاضا کرتا ہے، گناہ کرنے کا تقاضا کرتا ہے تو نفس کو زبردستی اس کام سے منع کرنا اسی کا نام صبر ہے۔

دوسرا شعبہ اپنے نفس کو اطاعت خداوندی پر مجبور کرنا ہے کہ جو حکم بھی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کا ہوگا کو بے چوں وچرا ماننا کہ نماز کا وقت ہے اور نیند کا بھی غلبہ ہے تو نیند پر صبر کر کے نماز کی ادائیگی کو یقینی بنائیں اور اس کا بہترین عملی مظاہرہ رمضان المبارک کے مہینے میں ہم کر چکے ہیں کہ تمام جائز چیزوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حکم پر چھوڑ دیا اور اس پر صبر کیا۔

تیسرا شعبہ مصائب اور تکالیف پر صبر کرنا اور یہی مفہوم ہمارے ذہن میں ہر وقت موجود ہوتا ہے کہ صبر صرف مصائب وتکالیف کو برداشت کرنے کا نام ہے۔

صبر کا ثمرہ

محترم سامعین! صبر کا کوئی بھی شعبہ ہو مگر اجر وثواب سے خالی نہیں جب کسی کو صدمہ وغیرہ پیش ہو جائے تو اس کے لئے دخول جنت کا وعدہ ہے چنانچہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

عن معاذ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم مامن مسلمین یتوفی لهما ثلاثة الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته ایاهما فقالوایارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اوا ثنان؟ قال اواثنان، قالوا اوواحد؟ قال : او واحد ثم قال والذی نفسی بیده ان

السقط لیجر امه بسررہ الی الجنة اذااحتسبته (رواہ احمد)

’’حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان (والدین) میں سے جس کے تین بچے (حالت صغر میں) وفات پا جائیں تواللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل وکرم سے جنت میں داخل فرمائیں گے،تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دو (بچے وفات پاجائیں) تو پھر؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ہوں تو بھی جنت میں داخل فرمائیں گے،صحابہ نے عرض کیا کہ اگرایک (بچہ وفات پا جائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرایک بھی ہو۔پھرفرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک سقط (ناتمام بچہ) بھی اپنی ماں کو جنت میں داخل کردے گا،اس حدیث مبارکہ میں بچے کی موت پر جنت میں داخلہ کا وعدہ فرمایا گیا ہے کہ اگر کسی کا بھی بچہ جو صرف گوشت کا ٹکڑا ہو اور ساقط ہو جائے اور والدین اس پرصبر کریں تو یہ گوشت کا لوتھڑا بھی والدین کے لئے دخول جنت کا سبب ہے۔‘‘

اظہارغم اورصبر

لیکن یہاں یہ بات بھی سمجھ لینا چاہیے کہ مصیبت یا تکلیف میں اظہارغم یا آنسو بہانا یا چہرے کا رنگ کا متغیرہوجانا صبر کے خلاف نہیں ہے، بلکہ یہ ایک فطری تقاضا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا جب انتقال ہوا تھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہارغم بھی فرمایا تھا کہ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی سے نہایت غمگین ہیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان غم اورآنسو بہانے کی وجہ دریافت کی گئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایساغم کرنا اس طرح آنسو بہانا رحمت وشفقت کے سبب ہیں۔

محترم حضرات! صبر ایک عظیم تحفہ خداوندی ہے جس کے فضائل قرآن وحدیث میں بکثرت موجود ہیں بلکہ قرآن مجید میں حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کا مفصل ذکر موجود ہے۔تکلیفات شرعیہ اور اطاعت احکام الٰہیہ جونفس پر گراں گزرتے ہیں تو اسکا آسان علاج صبر ہے کیونکہ صبر کرنے والوں کواللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اور جب کسی بندہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت اور طاقت ہو تو اس کا کون سا کام رک سکتا ہے اور کون ساغم اور مصیبت اس کو عاجز کرسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے احکامات کی بجاآوری اور تمام مصائب ومشکلات پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔امین